



تذکرۂ میرِ عرب

(پیرتپنی شریف)

مؤلف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شبیر احمد علوی مصباحی

سربراہ اعلیٰ: دارالعلوم شعیب الاولیاء

کھلیا چوراہا ضلع بہرائچ شریف، یوپی

و

جامعہ عائشۃ الصدیقہ

غازی نگر پوسٹ دیورنیا ضلع شراوستی، یوپی

ناشر

مخیر قوم سیٹھ محمد حنیف خان عرف سیٹھ اجمیری صاحب کرلا

برائے ایصال ثواب

سیٹھ محمد صدیق خاں عرف صوبائی خاں مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۂ میرِ عرب

(پیر تبنی شریف)

مؤلف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شبیر احمد علوی مصباحی

سربراہ اعلیٰ: دارالعلوم شعیب الاولیاء

کٹلیا چوراہا ضلع بہرائچ شریف، یوپی

و

جامعہ عائشۃ الصدیقہ

غازی نگر پوسٹ دیورنیا ضلع شراوستی، یوپی

ناشر

مخیر قوم سیٹھ محمد حنیف خان عرف سیٹھ اجمیری صاحب کرلا

برائے ایصال ثواب

سیٹھ محمد صدیق خاں عرف صوبائی خاں مرحوم

نام کتاب	:	تذکرۂ میر عرب (پیر بتنی شریف)
مؤلف	:	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شبیر احمد علوی مصباحی
پروف ریڈنگ	:	قاری محمد ساجد وقاری امیر حسن صاحبان
صفحات	:	۴۲
تعداد	:	۱۱۰۰
کمپوزنگ	:	حضرت مولانا محمد شریف صدیقی ازہری (ملّا پور)
سن اشاعت	:	۲۰۲۲ء
ناشر	:	مخیرّ قوم سیٹھ محمد حنیف خان عرف سیٹھ اجمیری صاحب کرلا
ہدیہ	:	دعائے خیر سیٹھ محمد صدیق خاں عرف صوبائی خاں مرحوم
ملنے کے پتے	:	دار العلوم شعیب الاولیاء کٹلیاء چوراہا ضلع بہرائچ شریف
	:	جامعہ عائشۃ الصدیقہ غازی نگر پوسٹ دیورنیا ضلع شراوستی

”شرف انتساب“

میں اس حقیر کاوش کو قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اولاد علی کے شگفتہ پھول عاشق رسول مقبول مرجع علماء و مشائخ نمونۂ اسلاف یادگار سلف و خلف قطب الاقطاب شیخ المشائخ گل گلزار قادریت شمع شبستان چشتیت حضرت مولانا شاہ صوفی محمد یار علی لقدرضی المولیٰ تعالیٰ عنہ قادری چشتی براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اسیر شعیب الاولیاء

محمد شبیر احمد علوی مصباحی

تہدیت

سلطان الشہداء مظہر عیسٰی حسینی مشن کے علمبردار غازیان دین کے سپہ سالار اولیاء کرام کے سردار حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقائے دینی کے نام جنہوں نے اسلام کی خاطر وطن عزیز کو خیر باد کہہ کر خون کا آخری بوند بہا کر اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کو تقویت بخشی اور خون کے قطروں سے اسلام کی تقدیر لکھ کر عالم کفر کو عالم اسلام بنایا۔

محمد شبیر احمد علوی مصباحی

فہرست مضامین تذکرۂ سید میر عرب

دعائیہ کلمات

پیر طریقت شہزادۂ شعیب الاولیاء عارف باللہ حضرت

علامہ ڈاکٹر غلام عبدالقادر ثالث صاحب قبلہ براؤں

شریف ،یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیزم مولانا مفتی محمد شبیر احمد علوی ایک متدین وفعال عالم دین اور دارالعلوم شعیب الاولیاء اور جامعہ عائشۃ الصدیقہ (نسواں کالج) کے بانی وسربراہ اعلیٰ اور میرے خلیفہ ہیں میرے کہنے پر حضرت میر عرب کی حیات وخدمات اور عظمت وکرامت کے تعلق سے تذکرۂ میر عرب نامی کتاب تالیف کی اسے چیدہ چیدہ جگھوں سے پڑھا بہت پسند آئی اور دل سے دعا نکلی کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اسے قبول فرما کر قبولیت عامہ وتامہ عطا فرمائے اور ان کے بازؤں میں طاقت، قلم میں قوت، دین حق پر استقامت، بزرگوں سے محبت اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی سعادت عطا فرمائے ۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

دعاگو :۔ غلام عبدالقادر ثالث براؤں شریف یوپی

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ بمطابق ۸ مارچ ۲۰۲۲ء

"عرض مؤلف"

پیر طریقت رہبر شریعت مخزن علم وحکمت منبع فضل وکمال عارف باللہ ماہر تصوف شیدائے سرکار غازی عاشق اولیاء شہزادہ شعیب الاولیاء حضرت علامہ ڈاکٹر غلام عبد القادر ثالث صاحب قبلہ دام ظلہ العالی خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف نے کئی سال پہلے مجھے حکم دیا تھا کہ ناصر ملت شہید راہ محبت حضرت امیر حسن عرب شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت وسوانح اور عظمت وکرامت کے تعلق سے کچھ تحریر کر دیجئے اور یہاں کی تعمیرات کا بھی تذکرہ ہو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا اس سلسلے میں ضرور خامہ فرسائی کرنے کی جرأت وجسارت کروں گا لیکن دار العلوم کی مصروفیت کی وجہ سے کچھ تحریری کام نہ کر سکا نہ ہی مواد کی خاطر خواہ فراہمی ہو سکی امسال ۲۶ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ میں حضرت میر عرب کے عرس مقدس کے موقع پر فرمایا مولانا کئی بار میں نے کہا کہ حضرت میر عرب کی ذات ستودہ صفات اور حیات وخدمات کے نقوش صفحۂ قرطاس پر ثبت کیجئے تاکہ قرب وجوار کے عقیدت مندوں اور آنے والی نسلوں کی معلومات میں اضافہ اور ان کے دلوں میں جلا پیدا ہو ابھی تک اردو زبان میں ان کی نسبت سے ایک کتابچہ بھی نظر نواز نہ ہوا اس کام کو علاقائی علماء کرام انجام نہ دیں گے تو دوسرا کون کرے گا علاقے کے لوگ انہیں کے فیضان وکرم کے سائے رحمت میں زندہ اور گزر اوقات کر رہے ہیں انہیں کی وجہ سے مسلمان اور راہ ہدایت پر ہیں اور اس علاقے کی خوشحالی انہیں کی مرہون منت ہے۔

گھر میں تمہارے ہو گی فضل خدا کی بارش　　　　لکھ کر لگا لو طغری سید امیر عرب کا

یہاں کا کوئی عالم دین اس بارے میں خصوصی توجہ نہیں کر رہا ہے یہ کام آپ کر

دیں تو بہتر ہے ہمیں یقین ہے کہ حضرت میر عرب کی روح مبارک خوش ہوگی لوگ تو کچھ نہ دیں گے لیکن حضرت امیر عرب ضرور نوازیں گے۔

اپنا ہو یا بیگانہ ملتا ہے فیض سب کو　　　بہتا صدا ہے دریا سید امیر عرب کا

میں نے عرض کیا آپ کرم فرمائیں ہم ضرور ان شاء اللہ تعالیٰ سلطان الشہداء مظہر عیسیٰ حضرت سیدنا سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جشن ولادت کے مبارک و مسعود موقعہ پر کتابی شکل میں ان کے حالات و کرامات کا مجموعہ حاضر کرنے کی کوشش کروں گا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب اعلیٰ کی توفیق اور میر عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ خاص پر کامل اعتماد کر کے جہد مسلسل کے ساتھ تحریری کام کا آغاز کیا وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا لکھتا رہا اور میری بساط کے مطابق یہ عظیم کام اختتام پزیر ہوا اس کے الفاظ میرے ہیں مگر کرم و فیض حضرت میر عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ مجھ بے بضاعت سے اتنا اہم کام لے لیا۔

فدائے غازی ہوا اور نام ہے امیر عرب　　　اندھیرے غم کو مٹاتا ہے اجالا تیرا

اس کتاب میں سادہ و سہل اور آسان جملوں میں مافی الضمیر بیان کرنے کی جد و جہد اور سعی پیہم کیا اور حالات و کوائف کو معتبر اور معتمد لوگوں سے اخذ کیا ہے اس کتاب میں کوئی خامی و کوتاہی اور کمی کسی باذوق شخص کو نظر آئے تو مجھ حقیر سراپا تقصیر کو برائے کرم مطلع کرے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

شہزادۂ حضرت شعیب الاولیاء حضرت ڈاکٹر غلام عبد القادر ثالث صاحب قبلہ کا بہت ہی ممنون و مشکور ہوں کہ انہیں کی توجہ دلانے اور طباعت کا بار اٹھانے کے سبب یہ مختصر حالات و کرامات کا گلدستہ آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

نبیرۂ شعیب الاولیاء شہزادۂ حضرت علامہ ڈاکٹر صاحب قبلہ ہمارے بہت ہی مخلص وکرم فرما حضرت حافظ وقاری محمد نورالدین احمد علوی عرف فیروز احمد کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بار بار میری حوصلہ افزائی کی اور ہمت بڑھائی ۔ اور حضرت مولانا محمد شریف صدیقی صاحب ساکن ملاپور نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ کمپوزنگ کی حافظ وقاری محمد ساجد خان اور حافظ وقاری امیر حسن صاحبان مدرسین دار العلوم شعیب الاولیاء کٹلیا چوراہا نے اس کی تصحیح اور پروف ریڈنگ کی اور مواد کی فراہمی میں مفتی وصی احمد علوی ساکن بیرا گی گاؤں ومولانا ہاشم خاں مدرس مدرسہ امیر العلوم پیر بتنی شریف صاحبان نے میرا تعاون کیا۔ ہم ان سبھی حضرات کے احسان منداوران کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ مولیٰ تعالیٰ انہیں دارین کی نعمتوں سے بہرہ ورفرمائے اورزیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

اسیر شعیب اولیاء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شبیر احمد علوی مصباحی

ابتدائیہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نحمدك ياالله و نصلى و نسلم عليك يارسول الله و على آله المقتدىٰ و اصحابه المهتدىٰ على السيد القائد مسعودِ الغازى نور الهدىٰ و على السيد الامير الحسن العرب ضياء التقوىٰ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر دور میں اپنے اسلام کی حفاظت وصیانت کے لئے کچھ عبقری شخصیتوں کو منصۂ شہود پر جلوہ گر فرمایا جنہوں نے خلوص وللٰہیت اور شان استغنا کے ساتھ احقاق حق ابطال باطل اور اشاعت دین کا نمایاں کارنامہ انجام دیا جن کو رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کی بنیاد شیشہ پلائی دیوار کی طرح اتنی مضبوط اور مستحکم کردیا کہ دین دشمن عناصر اور کٹر پنتھی مخالفین ٹس سے مس نہ کرسکے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے جتنا کہ دباؤ گے اتنا ہی وہ ابھرے گا

اور دین فطرت کی ایسی شمع فروزاں کیا جس سے دنیا کا گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ روشن وتابناک ہوگیا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مذہب اسلام کا پرچم ایسا بلند وبالا کیا جس کو حاسدین ومخالفین نہ سرنگوں کرسکے اور نہ ہی پست کرسکے بلکہ ان کے جزبات واحساسات خود سرنگوں ہوکر پستیوں کے گڑھے میں دفن ہوگئے۔

اک مجاہد نے زمانہ میں اجالا کردیا پرچم اسلام کے جھنڈے کو بالا کردیا

دنیا کو خدا تک پہونچنے کا راستہ دکھایا ظلم و بربریت سے منع کیا عدل وانصاف کا پیغام دیا مظلوموں کی مدد، مجبوروں کی دستگیری اور بھٹکے ہوئے انسانوں کی رہنمائی نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی عظمت اوران کے مان و مریادہ پر قربان ہونے کا طریقہ بتایا نیکوں سے رشتہ جوڑنے بری صحبت سے کنارہ کش رہنے صلہ رحمی کرنے اور غیروں کے کام آنے پر زور دیا انہیں مقتدر اور محترم فرزندان اسلام میں باب العلم حضرت مولیٰ علی شیر خدا کی امانتوں کے امین حضرت محمد بن حنفیہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت سالار ساہو کے راج دلارے حضرت بی بی ستر معلیٰ کے دل کے چین سلطان سبکتگین کے نواسے حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کے بھانجے حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

اگر ماموں ہمارا غزنوی محمود جیسا ہو تو ہر بھانجہ ہمارا سالار ہو جائے۔

حضرت سیدنا سید[1] سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفقائے ذوی الاحترام میں شاہ عرب میر عرب مرد آہن میدان شہادت کے شہسوار فن ضرب وحرب کے نابغہ روزگار تیر و تلوار چلانے میں فنکار یادگار جرنل صحابہ اسلام کی شان مجاہدین اسلام کے سپہ سالار تاجدار سندری نگر شہنشاہ پیر بتنی شریف ،لوگوں کی لاشوں پر ان کی گاڑھی کمائی سے بنائے گئے ظالم وجابر حکمراں کے قلعہ کو مسمار اور اس کے قریب اپنا آخری قیام گاہ بنانے والا غازی۔

مرد حق باطل کے آگے مات کھا سکتا نہیں ۔۔۔ سر کٹا سکتا ہے لیکن سر جھکا سکتا نہیں

اسلام اور مسلمانوں کا مسیحا ضرورت مندوں اور مجبوروں کا فریادرس دیار غیر میں باطل طاقتوں سے ٹکرا کر تاریخ کا نیا باب کھولنے والے مذہب وملت اور اسلام وسنت کی سر

---

[1] حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہونے کی وجہ سے علوی اور سید ہیں۔ بقیہ صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ کریں

بلندی کے لئے وطن عزیز کو خیر باد کہنے والے رفقائے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے پر چل کر گھر بار مال و دولت ثروت وحکومت چھوڑ کر آل علی حضرت سیدنا سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کے ساتھ اپنی گردن کٹانے والے۔

جان مانگو تو جان دیں گے مال مانگو تو مال دیں گے　　مگر کبھی یہ نہ ہم سے ہوگا نبی کا جاہ وجلال دیں گے

اسے دنیائے اسلام حضرت سید امیر حسن عرب شاہ علیہ الرحمۃ و الرضوان کے نام سے جانتی پہچانتی ہے۔

شان غازی اور شجاعت اور شہادت بالا پن　　خوبیاں ہیں سب ہمارے سید سالار میں

آج کا پیر بتنی شریف پہلے کا سندری نگر

راجہ سہل دیو کا گورنر جہاں رہتا اس کا نام سندری نگر ہوتا تھا یہاں اس کا وسیع و عریض اور مضبوط و مستحکم قلعہ تھا جس کو ناقابل تسخیر مانا جاتا تھا گورنر راجہ کے حکم کے مطابق حکومت کرتا اور ٹڈی دل لشکر لئے اس میں موجود رہتا تھا اور راجہ کا اطاعت گزار و فرمانبردار، سنگ دل اور سخت گیر اتنا کہ اس کے حکم کے خلاف ورزی کرنے کی کسی میں ہمت و جسارت نہ تھی، اس کا حکم آخری فرمان سمجھا جاتا تھا رعایا ڈری سہمی اور ہر وقت ان پر موت منڈلاتی رہتی گھٹ گھٹ کر جینے اور جانوروں کے جیسے زندگی گزارنے پر مجبور تھی جان و مال محفوظ نہ تھا اور نہ ان کی بہو بیٹیوں کی عزت و آبرو۔

اس کا قلعہ حضرت میر عرب علیہ الرحمہ کے آستانے کے دکھن جانب واقع تھا جو آج

کل زمین بوس اوراس کانشان تک باقی نہیں صرف سنگ ریزوں کی صورت میں ٹیلہ نما موجود ہے جس پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں ہزاروں سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی رونق نہیں ہے۔

حیات میر عرب کی چند جھلکیاں

وہ میر عرب جنہوں نے زندگی پر موت کو ترجیح دی۔

وہ میر عرب جنہوں نے باطل کی سرکوبی کے لئے اہل حق کا ساتھ دیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے اغیار کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے بجائے سر کٹانا پسند کیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے آخری سانس تک کلمۂ حق بلند کیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے ناپاک سرزمین کو پاک ہونے کا شرف بخشا۔

وہ میر عرب جنہوں نے اسلام کا ایسا فلسفہ پیش کیا کہ اسلام دشمن افراد اسلام کے محافظ بن گئے۔

وہ میر عرب جنہوں نے اپنے پرائے کالے گورے اور امیر غریب کا امتیاز ختم کر کے مساوات اور بھائی چارہ کا عادی بنایا۔

وہ میر عرب جنہوں نے بلا تفریق مذہب وملت مومن وکافر سکھ عیسائی کی دستگیری کی۔

وہ میر عرب جنہوں نے اخلاق کریمانہ کی تلوار سے کفر کو تہ تیغ کر دیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے قطرہ کو سمندر اور ذرہ کو رشک آفتاب بنایا۔

وہ میر عرب جنہوں نے بے حیا انسانوں کو غیور اور پاکدامن بنا کر غیرت مندانہ زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھایا۔

وہ میر عرب جنہوں نے بیماروں کو شفا اور راہ حق سے بھٹکے ہوئے کو راہ ہدایت عطا کیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے اپنے ماننے والوں کی گود میں صدا بہار خوشیاں انڈیل دیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے ظاہری چمک و دمک کو پس پشت ڈال کر روحانی روشنی سے دنیا کو چمکا دیا۔

وہ میر عرب جنہوں نے انسانیت کا چراغ جلا کر دشمنوں کے سینے میں محبت کی روشنی پیدا کر دی۔

وہ میر عرب جنہوں نے غیروں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کر دی۔

وہ میر عرب جنہوں نے خود اعتمادی کے ذریعہ پست ہمت افراد کو حق پر ڈٹے رہنے کا خوگر بنایا۔

وہ میر عرب جنہوں نے فرائض و واجبات اور سنت و مستحبات پر عمل پیرا ہو کر بہتوں کو ان کا پابند بنا دیا۔

وہ میر عرب جو اسلام کا داعی اور مبلغ تھا۔

وہ میر عرب جو مسلمانوں کے لئے نرم اور کافروں کے لئے شمشیر برہنہ تھا۔

وہ میر عرب جو فن ضرب و حرب کا ماہر اور فوج کا سپہ سالار تھا۔

وہ میر عرب جو میدان جنگ کا شہسوار اور دین کے دشمن عناصر کے لئے دو دھاری تلوار تھا۔

وہ میر عرب جو استقامت کا پہاڑ اور مذہب کا ترجمان تھا۔

وہ میر عرب جو کھنکتے سکوں اور چمکتے جواہرات کو ٹھوکر مار کر فقیرانہ زندگی بسر کی۔

وہ میر عرب جو مظلوموں کا ہمدرد، مجبوروں کا فریاد رس اور بیواؤں کی عفت کا پہرے دار تھا۔

وہ میر عرب جن کے یہاں سر کاٹنے والی قوم بھکاری بن کر ہاتھ جوڑے آتی ہے۔

وہ میر عرب جو پہلے ایک سماج کا تھا شہادت کے بعد ہر سماج کا مسیحا بن گیا۔

وہ میر عرب جو جام شہادت لے کر اٹھا اور پی کر مذہب کی بنیادوں کو مضبوط کر دیا۔

وہ میر عرب جو قلت تعداد کے باوجود کثرت تعداد سے مرعوب نہ ہوا۔

سندری نگر عرف پیر بتنی شریف میں آمد

حضرت سید امیر حسن عرب شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سپہ سالار اعظم سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمۃ والرضوان کے اشارے پر سندری نگر عرف پیر بتنی شریف کے لئے پانچ ہزار مخلص اور جانباز مجاہدین اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے راستے بھر سنت نبوی اطاعت خداوندی اور ترویج اسلام کی عظمت کا ترانہ پڑھتے ، اور عدل و انصاف ، مساوات و بھائی چارہ رحم و کرم اور داد و دہش سے نوازتے رہے سندری نگر عرف پیر بتنی شریف کے راجہ کے قلعہ کے قریب پہونچے یہاں راجہ سہل دیو کا گورنر فوجی ساز و سامان اور جنگی ہتھیار سے لیس خونخوار لشکر لئے پہلے سے موجود تھا۔ بے جان مورتیوں اور گونگے بہرے، اندھے دیوتاؤں کے پوجنے والوں کو سمیع و بصیر اور علیم و خبیر خدا کی عبادت نا گوار ہوئی۔

حضرت میر عرب علیہ الرحمہ نے اعلاء کلمۃ الحق اور مذہب اسلام کی تعلیم سے انہیں مہذب انسان بنانے کا ارادہ کیا لیکن تہذیب یافتہ ہونا ان کے مقدر میں نہیں تھا۔ اذان کے لاہوتی نغموں نے کفر و شرک کو جھنجھوڑا، گھنٹوں کی آواز پر دل بہلانے والی قوم نے اللہ اکبر کے سرمدی ترانے پسند نہیں کیا گورنر آگ بگولہ ہوا، انسان ہو کر انسانیت سے محبت کرنا نہیں سیکھا تھا موج مستی اور عیاشی و فحاشی ہی زندگی اور مقصد حیات تھا۔

قاصد بھیجا یہاں سے نکل جاؤ یہ میرے دیوی دیوتاؤں کی سرزمین ہے دوسرے دھرم و مذہب کے لوگ نہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ حضرت میر عرب علیہ الرحمہ نے فرمایا ہمیں کسی کے دھرم سے لینا دینا نہیں ہے تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کریں گے ہمیں چھیڑ چھاڑ پسند نہیں ہے تیلی کے بیل کی طرح اپنی ڈگر پر چلتا رہا اور راستے کا کانٹا سمجھ کر ہٹانے کا پختہ ارادہ بنالیا۔

حضرت میر عرب کی شہادت عظمیٰ

راجہ کے گورنر نے مسلمانوں کی مختصر تعداد اور کم ساز وسامان دیکھ کر متکبرانہ انداز میں کہا یہ مٹھی بھر لوگ ہماری فوج کے ناشتہ بھر کے بھی نہیں ہیں ہمارا کیا بگاڑ لیں گے اسے معلوم نہ تھا کہ ایک چونٹی ہاتھی کو تباہ و برباد کر دیتی ہے یہ پیٹ کے لئے نہیں اپنے دین کے لئے لڑتے ہیں ان کا بھروسہ ہتھیاروں پر نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور پیارے نبی ﷺ کی رحمت پر ہے ان کی غذا کھانا نہیں عشق مصطفیٰ ﷺ ہے یہ مرنے سے نہیں ڈرتے اللہ کی راہ میں مرنے کو اصل زندگی تصور کرتے ہیں۔

غرور کا پتلا بنا ہوا میدان جنگ کا جائزہ لینے خود گیا اور کہا میرے بہادر فوجیو اے سپہ سالارو تمہارے پاس سب کچھ ہے تیر و تلوار اور دیگر اسلحے کافی مقدار میں ہیں تم وطن میں ہو ضرورت پڑنے پر مدد مل جائے گی یہ گنتی کے لوگ تمہارا بال بیکا نہ کر پائیں گے ان کے پاس رکھا ہی کیا ہے نہ اچھی سواریاں نہ مضبوط اسلحے نہ اچھی تلواریں نہ تیرو تفنگ کسی میں وہ تم سے زیادہ نہیں ہیں کیڑے مکوڑوں کی طرح انھیں کچل کر رکھ دو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ دو۔ گھبرانا نہیں راجہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے معرکہ جیت لیا تو راجہ تم سب کو مالا مال اور خلعت سے سرفراز کر دے گا اتنے میں گورنر کی طرف سے نقارۂ جنگ بجا دیا گیا مخالف فوج نے مورچہ سنبھال لیا۔ حضرت میر عرب نے بھی صف بندی کی میمنہ و میسرہ قائم کیا حوصلے بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اخروی وعدوں کو یاد دلایا زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہوئے مسلمانوں نے سینہ سپر ہو کر میان سے تلواریں نکال لیں اور سر پر کفن باندھ کر ڈٹ گئے کشت وخون کا بازار گرم ہوا سر ادھڑ کی

بازی لگنے لگی میدان خون سے رنگین ہو گیا پانی کی جگہ شراب پینے والوں کے غرور کو بادۂ توحید کے متوالوں نے خاک میں ملا دیا جن کو ناشتہ بھر نہیں سمجھتے تھے انہیں سے لقمۂ اجل بننے لگے بڑی تعداد میں مخالف فوج موت کے گھاٹ اتر گئی مسلمان بھی شہید اور زخمی ہوئے لیکن مخالف فوج کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت کم تھی ان کی شجاعت اور ہمت میں بال برابر لغزش نہ آئی حضرت امیر حسن عرب شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قسمت میں شہادت عظمیٰ مقدر ہو چکی تھی آخری دم تک اسلامی تیور و مجاہدانہ للکار کے ساتھ بیباک سپاہی کی طرح راہ مولیٰ میں خون کا آخری قطرہ بہا کر ۴۲۴ھ میں جام شہادت نوش فرمالیا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

مزار اقدس

حضرت میر عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ مبارک پیر بتی شریف میں مرجع خلائق ہر خاص و عام ہے جہاں ہر روز عقیدت مندوں کا جم غفیر اور محبان اولیاء کی بھیڑ لگی رہتی ہے حضرت مفتی علی حسن فاروقی صاحب قبلہ نے بیان کیا ہے کہ پہلے حضرت میر عرب کا مزار مقدس کچی اور بے سائبان تھی نشانی کے لئے چند اینٹیں لگی ہوئی تھیں اس کے ارد گرد اور راستے میں جنگلی پیڑ اور کانٹے دار درخت کثرت سے لگے ہوئے تھے حاضری دینے میں بڑی کٹھنائیاں تھیں وہاں لوگ بڑی مشکل سے بچ بچا کر پہونچ پاتے تھے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے اٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

ایک مرد حق آگاہ درویش صفت ولی کامل حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نبراؤں شریف نے راستے کو جنگل پیڑوں اور کانٹے دار درختوں سے صاف وستھرا کرا کر حاضری دینے میں سہولت پیدا کی ان کے درد و کرب اور تکلیف کا احساس کیا اور اس کی تعمیر کا عزم محکم اور ارادہ مستحکم فرمایا۔

مزار مقدس کی تعمیر

حضرت علامہ ڈاکٹر غلام عبدالقادر ثالث صاحب قبلہ براؤں شریف نے بیان فرمایا کہ قطب الاقطاب شیخ المشائخ گل گلزار قادریت شمع شبستان چشتیت حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے اس کی تعمیر کے اخراجات کی فراہمی کے لئے اولین نگاہ انتخاب میری بڑی اماں پر مرکوز فرمایا اور ارشاد فرمایا تمہارے پاس جو زیورات ہیں اسے کیا کروگی دنیا کی زیب و زینت سے بڑھ کر آخرت کی آرائش ہے جس کے لئے دوام وثبات ہے اگر چاہو تو اسے مجھے دے دو میں اسے بیچ کر ایک شہید مرد کا آستانہ تعمیر کروادوں جن کی نظر کرم سے دنیا و آخرت میں بھلا ہوتا ہے یہ ایک عظیم یادگار اور شہید راہ محبت کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت ہوگا۔ ایک اللہ والے کی زوجیت میں رہنے کا کمال اور ان کی تربیت کا اثر تھا کہ انہوں نے بخوشی سارے زیورات آپ (علیہ الرحمہ) کے حوالے کردیا اور بلا تردد عرض کیا یہ کیا چیز ہے آپ (علیہ الرحمہ) کے حکم اور مشورے کے آگے سب کچھ نچھاور ہے جس میں آپ (علیہ الرحمہ) کی خوشی ہو اسی میں میری بھی خوشی ہے بارگاہ مولیٰ اور شہید مرد کی بارگاہ میں یہ نذرانۂ عقیدت قبول ہو جائے تو اس سے بڑی سعادت و نیک بختی اور کیا ہو سکتی ہے حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے بیوی کی دریا دلی وفیاضی دیکھ کر دعاؤں سے نوازا اور شہید برحق کی بارگاہ سے ملنے والے انعام واکرام کی بشارت سنائی اور اس کو فروخت کر کے انتظامات کرنا شروع کردیا۔

حضرت میر عرب کے روضہ کی تعمیر ایک ولی کامل درویش عارف باللہ حضرت شعیب الاولیاء کی یادگار اور یہ مقبول بارگاہ ہے آپ کا بنوایا ہوا گنبد نما حجرہ جہاں مزار پاک ہے وہ آج بھی موجود ہے لیکن اس کے چاروں طرف برآمدے کو شہید کر کے لمبا چوڑا بنانے کا کام اس وقت عوامی چندے سے شروع ہے۔

مزار اقدس کی سنگ بنیاد

حضرت پیر طریقت شہزادۂ شعیب الاولیاء ڈاکٹر غلام عبد القادر ثالث صاحب قبلہ نے بیان فرمایا کہ حضرت میر عرب کے روضۂ مبارک کی سنگ بنیاد کے موقع پر علاقہ کے سرکردہ اور قد آور لوگوں کے ساتھ عقیدت مندان اولیاء اور عوام اہل سنت کی بھیڑ اکٹھا تھی اور دیوانہ وار سنگ بنیاد کا منظر دیکھنے کے لئے بیتاب اور بے چین تھے جب بنیاد رکھنے کا موقع آیا تو میرے والد ماجد حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ پیروں کے آنگوٹھوں اور ہاتھوں کے پنجوں کے بل چل کر مزار مبارک تک تشریف لے گئے اور مزار پاک کی سنگ بنیاد رکھی حضرت کے جانے کا یہ انداز دیکھ کر لوگ حیران وششدر رہ گئے اور پوچھا کہ مزار پاک تک آپ کے جانے کا انداز سب سے جداگانہ تھا اس میں حکمت کیا ہے وضاحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا یہ جان کر کیا کروگے تم سے جیسا ہو سکا تم گئے اور مجھ سے جیسا ہو سکا میں گیا میں نے جو دیکھا اس کو تم نے نہیں دیکھا میں اس طرح جانا بھی بے ادبی تصور کرتا ہوں میں نے دیکھا کہ شہیدوں کے زخمی نعش مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور ان کے جسم اقدس سے تر و تازہ خون بہ رہا ہے اس طرح سے جانے پر بھی کہیں کہیں شہیدوں کے جسم سے میرا پیر چھو گیا ہے ۔ ۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر　　　اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا

تاریخ عرس کا تعین

حضرت ڈاکٹر غلام عبد القادر ثالث صاحب قبلہ اور مفکر اسلام حضرت حافظ و قاری مفتی علی حسن صاحب قبلہ سابق متولی درگاہ میر عرب پیر بتنی شریف نے بیان فرمایا کہ جب آستانۂ مبارک تعمیری مراحل سے گزر کر پایۂ تکمیل تک پہونچ گیا روز بروز زائرین کی تعداد میں اضافہ اور آنے والے اہل اللہ سے ارادت مندوں کی کثرت ہونے لگی تو چند مخلص اور دین پرور حضرات نے حضرت شعیب الاولیاء کی بارگاہ میں عرض کیا آپ ہمیں ان کی شہادت کی تاریخ بتا دیں تاکہ اس تاریخ میں عرس کی تقریبات منعقد کریں اور ہم لوگ آنے والی نسلوں اور بیدار مغز مسلمانوں کو یہاں سے اسلامی پیغام دے سکیں آپ نے گردن جھکائی آنکھیں بند کی مراقبہ میں مصروف ہو گئے چند ہی لمحے گزرے تھے آنکھیں کھول دیں سر بلند کیا اور فرمایا ان کی شہادت عظمی ستائیس رجب المرجب کو ہے اس تاریخ میں حضرت میر عرب کے عرس کی تقریبات ادا کی جائیں تبھی سے اس تاریخ میں عرس کی تقریبات ادا کی جاتی ہیں قرب و جوار اور دور دراز سے عاشقان میر عرب وخوشہ چین اولیاء شریک ہو کر نذرانۂ محبت پیش کر کے خالی جھولی گوہر مراد سے بھرتے ہیں اور ارباب عقیدت لنگر عام کا اہتمام کر کے زائرین کی خدمت اور اپنا نصیبہ چمکاتے ہیں۔

تعمیر آستانہ کے لئے بھٹہ لگنا

کیول پور ضلع بہرائچ شریف کے بشیر تیلی کا بیان ہے کہ مزار و آستانہ کی تعمیر کے لئے حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے کچی اینٹوں کا بھٹہ لگوایا اور میں کام کرنے والوں میں تھا آگ بھڑ کا دی گئی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ موسم خراب ہوا گھنگھور گھٹا چھائی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں لگ رہا تھا کہ اب موصلا دھار بارش ضرور ہوگی کاریگر اور کارکرتا سبھی گھبرا اٹھے کہ اب کیا ہوگا بارش سے آگ بجھ جائے گی کچی اینٹ خراب ہو جائے گی بھٹہ بیٹھ جائے گا ساری محنت اور روپے اکارت و برباد ہو جائیں گے تعمیری کام رک جائے گا سب عجیب و غریب کشمکش اور الجھن میں مبتلا تھے کسی کے ذہن میں بچاؤ کی کوئی تدبیر نہ آرہی تھی حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ وہاں سے کچھ ہی دوری پر ایک جھوپڑی میں موجود دنیاوی فکر سے آزاد یاد الٰہی میں مست و مگن تھے حضرت جب اپنے معمول سے فارغ ہوئے تو ہر طرف رنج و غم اور تردد میں ڈوبے لوگوں کی بھیڑ دیکھی تو فرمایا کیا بات ہے پریشان کیوں ہو دقت کیا ہے؟ لوگوں نے درد بھری آہ کھینچی اور گویا ہوئے سرکار آپ کی دہائی کالی گھٹا چھائی ہے سرد ہوائیں چل رہی ہیں کب موصلا دھار بارش شروع ہو جائے کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے بھٹہ کا کیا ہوگا ان کی حالت راز اور مرجھائے ہوئے چہرے ان کے کرب و درد کی عکاسی کر رہے تھے حضرت نے سبھی کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو جاؤ تم اپنا کام کرو موسم اپنا کام کرے میرا رب تبارک و تعالیٰ بھٹہ کی حفاظت فرمائے گا پھر اپنا عصا لئے باہر نکلے بھٹہ کے چاروں طرف حصار کیا اور فرمایا آج پیر بتنی شریف میں پانی نہیں برسے گا اس کے چاروں طرف

برسے گا کچھ ہی وقفہ گزرا تھا کہ پیر بتنی شریف کے چاروں طرف تیز بارش ہونے لگی کھیت وکھلیان پانی سے بھر گئے سڑکیں اور نالے بہنے لگے مگر پیر بتنی شریف بھٹھا تک ایک بوند پانی نہیں برسا اور نہ ہی بہتا پانی اس کے قریب آیا تو سب نے سکون کی سانس لی جان میں جان آئی چہرے کلیوں کی طرح کھل اٹھے دل شکرانے کے لئے جھک گئے بھٹھا صحیح وسلامت رہا محنت بار آور ہوئی اور اسی بھٹھا کی اینٹوں سے یہاں کی تعمیرات ہوئیں۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں　　اگر ذوق یقیں پیدا ہو تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی دیگر تعمیرات

(۱) مدرسہ

حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ الرضوان نے اسی بھٹھا کی اینٹوں سے ایک مدرسہ تعمیر کرایا تھا جس کا نام مدرسہ عربیہ امیر العلوم رکھا اور اس میں پڑھانے کے لئے ایک عالم دین کو مقرر فرمایا جنہوں نے مدتوں تک اس میں پڑھایا اور طلبہ وطالبات کو زیور علم سے آراستہ کر کے کامیاب بنایا ساٹھ سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ مدرسہ آج بھی موجود ہے جہاں بچیاں اور بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں آپ کی بنائی ہوئی مدرسہ کی عمارت اور اس کی باونڈری آپ کے خلوص وللّٰہیت اور خدمت دین کے جذبے کی عکاسی اور نشاندہی کر رہی ہیں۔

یہ مدرسہ ہے تیرا میکدہ نہیں ساقی یہاں کی خاک سے انساں بنائے جاتے ہیں

(۲) مسجد

حضرت علامہ ڈاکٹر غلام عبد القادر ثالث صاحب قبلہ نے بیان فرمایا کہ میرے والد ماجد قبلہ نے مدرسہ سے متصل ایک خوبصورت اور دلکش مسجد کی بھی تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو فرمایا مزدوروں کو سنی صحیح العقیدہ اور نمازی ہونا چاہیئے بے نمازیوں سے اس میں کام نہ لیا جائے اس مسجد کی تعمیر میں بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے بہت ہی کم مسجدوں میں اس قدر احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اس مسجد کے اندر حالت نماز میں جو کیف وسرور اور روحانی لذت ملتی تھی وہ کم ہی مسجدوں میں ملتی ہے لیکن اب اس مسجد کو شہید کر کے توسیع کے ساتھ عام لوگوں کے چندے سے نئی مسجد تعمیر کر دی گئی ہے۔

پیر بتنی شریف کا عید گاہ

پیر طریقت شہزادۂ شعیب الاولیاء حضرت علامہ غلام عبد القادر ثالث صاحب قبلہ نے بیان فرمایا کہ پیر بتنی شریف کی سرزمین پر آستانہ کے قریب ایک عید گاہ ہے جس کو حیدری نامی ایک فاحشہ عورت نے اپنی ناجائز کمائی سے تعمیر کرائی تھی اس میں لوگوں کو نماز عیدین ادا کرنے میں کراہت تھی کچھ پڑھتے کچھ نہیں پڑھتے تھے حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے سامنے معاملہ پیش ہوا۔ آپ (علیہ الرحمہ) نے فرمایا اس کو بلایا جائے اس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک مقرب بندے نے بلایا ہے تو وہ اس انداز میں آئی کہ اس کے سر پر ایک سجا ہوا تھال تھا جس میں زیورات اور روپئے وغیرہ موجود تھے پہونچتے ہی عرض کیا سرکار یہ آپ کا نذرانہ ہے قبول فرمائیں آپ (علیہ الرحمہ) نے فرمایا اسے میں کیا کروں گا لے جاؤ میں فقیر آدمی ہوں فقر وقناعت پسند کرتا ہوں اس نے عرض کیا ابھی تک میری زندگی گناہوں میں گزری ہے مجھے توبہ کرادیجئے اب میں ایک نیک سیرت پاکباز عورت کی طرح زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ آپ (علیہ الرحمہ) نے اسے توبہ کرایا پھر اس نے مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ (علیہ الرحمہ) نے اسے داخل سلسلہ کیا اور کچھ نصیحتیں فرمائیں اور فرمایا تم نے یہاں جو عید گاہ بنوایا ہے اسے فروخت کردو اس نے کہا بیچنے کی کیا ضرورت ہے میں آپ (علیہ الرحمہ) سے مرید ہو چکی ہوں اب میں بھی آپ کی میرا سب مال ومتاع آپ کا ہے۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہیں بلکہ تم جو چاہو اس کی رقم لے لو پھر آپ (علیہ الرحمہ) نے فرمایا کون حلال کمائی سے اس کو خرید کر وقف کرے گا۔ آپ کے مرید جناب لائق علی ٹھیکیدار ساکن

بیراگی گاؤں نے عرض کیا حضور اگر اجازت ہو تو میں خرید کر اسے وقف کر دوں۔ حضرت نے اثبات میں سر ہلایا تو انہوں نے حلال کمائی سے چاندی کے پانچ سکوں کے عوض اسے خرید کر وقف کر دیا اس طرح ایک الجھا ہوا معاملہ سلجھ گیا اور مرید ہونے کے بعد حیدری نامی عورت کی زندگی میں انقلاب پیدا ہوا اور ایک مومنہ کی طرح زندگی کے سفر کو مکمل کیا اور آخرت کی راہ لی۔

کیا بھروسہ زندگانی کا　　　آدمی بلبلا ہے پانی کا

دمدار میر عرب

ایک شخص پیر طریقت حضرت ڈاکٹر غلام عبدالقادر ثالث صاحب کی بارگاہ عالیہ میں کیول پور ضلع بہرائچ شریف حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا حضرت میری ایک لڑکی اور ایک لڑکا مدت سے آسیب زدہ اور حضرت امیر عرب علیہ الرحمہ کے آستانہ مبارک پر پڑے ہیں شفا نہیں پاتے لگتا ہے ان اللہ والوں میں اب دم نہیں رہ گیا ہے۔ فرمایا ایسا کیسے ہوسکتا ہے اللہ والوں میں دم ہے دم تمہارے اندر نہیں ہے دکھادوں ان میں کتنا دم ہے لے جا ایک پرچہ ان کی چوکھٹ سراپا برکت پر رکھ دینا حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ نے ایک پرچہ دیا اس شخص نے آستانہ مقدس کی دہلیز پر رکھا اسی دن لڑکی اور لڑکا شفا پا گئے اور بالکل ٹھیک ہو گئے۔

اندھوں کو آنکھیں عطا ہوں اور مریضوں کو شفا　　یہ بھی ہے ظاہر کرامت سید سالار کی

مرض سے شفایابی

حضرت مولانا محمد وصی احمد علوی ساکن بیراگی گاؤں کے ذریعہ یہ روایت مجھ راقم تک پہونچی ہے کہ گلہی گاؤں نزد نواب گنج علی آباد ضلع بہرائچ شریف کے باشندے محمد ادریس احمد نے بیان کیا کہ میری سات آٹھ سال کی لڑکی سخت بیمار پڑی مرض خطرناک صورت اختیار کر گیا دن بدن حالت نازک اور تشویشناک ہوتی گئی علاج ہوتا رہا صحت مند نہ ہوئی لگ بھگ دو ڈھائی لاکھ روپئے خرچ کیا اس سے زیادہ خرچ کرنا اب ہمارے لئے مشکل اور اوقات سے باہر تھا ایک دن میں یہی سوچ کر ہلکان ہو رہا تھا کہ میرے ایک غمگسار ساتھی نے کہا بھائی کیا بات ہے رنجیدہ اور فکر مند دکھائی دے رہے ہو؟ میرے لائق کوئی کام ہو تو بتاؤ۔ ان سے ساری کیفیات بیان کی تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اب دنیاوی ڈاکٹروں کے علاوہ روحانی طبیب حضرت میر عرب کے آستانہ پر لڑکی لے جاؤ اور خوب دل جمعی اور درد کے ساتھ فریاد کرو۔ اللہ والوں کے در سے کوئی خالی نہیں جاتا اگر ان پاکباز ہستیوں سے فائدہ نہ ملا تو سمجھو اپنے مانگنے میں کمی ہے میں بچی کو حضرت میر عرب کے آستانہ پر لے گیا وہاں کے کنویں کا پانی پلایا اور اس سے نہلایا صبح و شام حاضری دلائی حضرت کا کرم بے پایاں ہوا اور دو ماہ کے اندر شفایاب اور تندرست ہو گئی۔

نبی و ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

منہ میں دوسری زبان

جناب مولوی محرم علی ساکن بیراگی گاؤں نے مولانا وصی احمد ساکن بیراگی گاؤں اور مولانا ہاشم خان صاحبان سے بیان کیا کہ میرے والد بزرگوار اکثر بیان کرتے تھے کہ ہماری بستی میں عبدالواجد علی نامی ایک شخص تھا جو وعدہ خلافی اور کذب بیانی میں مشہور اور بدنام زمانہ تھا وعدہ خلاف اس حد تک تھا کہ اغیار تو اغیار اپنے بھی اس کی بات پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرتے تھے لوگوں نے اس سے کہنا شروع کیا کہ تیرے منہ میں دو زبانیں ہیں کہ ایک زبان سے کوئی وعدہ اور دوسری زبان سے دوسرا وعدہ کرتا ہے ان کی باتوں کا مزاق بناتے ہوئے کہتا ہاں میرے منہ میں دو زبانیں ہیں وعدہ خلافی اور کذب بیانی پر نڈر اور بیباک ہوجانے کے سبب۔اس سے رحمت الٰہی روٹھ گئی قہر قہار اور غضب جبار نازل ہوا اور اس کے منہ میں دوسری زبان جم آئی گھبرا کر علاج شروع کیا مگر اس کو ڈاکٹروں سے کوئی فائدہ نہ ہوا دوسری زبان مرض کے طور پر ہوتی تو ڈاکٹر شاید ٹھیک کر لیتے لیکن وہ عتاب الٰہی اور عذاب خداوندی تھی اسے کیسے ختم کر پاتے تھک ہار کر مایوس بیٹھ گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا اب وعدہ خلافی اور گندی باتیں زبان سے نہ نکال اور بارگاہ یزدی میں معافی مانگ اس شخص نے تنہائی میں اپنی عادات واطوار اور کردار بد پر نادم ہوکر بارگاہ خالق و مالک میں عرض کیا اے اللہ تو رحمٰن ورحیم وعظیم کریم ہے میں تیری بارگاہ کا مجرم وناکارہ اور سراپا گنہگار بندہ ہوں اب تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار بن کر حاضر ہوں تو مجھے معاف کر دے اگر تو بھی دھتکار دے گا

تو میں کہاں جاؤں کون پناہ دے گا۔اس کے بعد حضرت میر عرب علیہ الرحمہ کے آستانہ مبارک پر حاضر ہو کر دوسری زبان ان کی چوکھٹ پر گڑتا اور خاموش زبان سے عرض کرتا۔

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکروں سے ہم یہاں کے پلے رخ کدھر کریں

چند ہی دن گزرے تھے کہ میر عرب کی نظر کرم سے دوسری زبان مکمل سوکھ گئی اور بالکل ٹھیک ہو گیا۔

نہ دیکھا ان خرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھا ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ہوش وحواس کی درستگی

مولانا محمد ہاشم خان مدرس امیر العلوم پیر بتنی شریف نے مجھ راقم سے بیان کیا کہ محمد اقبال احمد ساکن بھگوان پور پوسٹ گوٹی ضلع بہرائچ شریف کا بیان ہے کہ میرے لڑکے غلام نبی احمد کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی اور ہوش وحواس کھو بیٹھا پاگلوں جیسی حرکتیں کرنے لگا ڈاکٹروں سے علاج ہوتا رہا افاقہ نام کی کوئی چیز نہ تھی حالت بگڑتی گئی گھر والے بے چین آپس میں ایک رائے پر متفق نہ ہوئے کسی کے اشارے پر پیر بتنی شریف حضرت میر عرب علیہ الرحمہ کے روضۂ مبارک پر لے گئے اور فیض وعطا کے خوستگار ہوئے اور عرض کیا سرکار ہر جگہ سے مایوس ہو کر آپ تک پہونچا ہوں چوکھٹ کی بھیک چاہتا ہوں یہ ٹھیک ہو جائے گا تو اسے گھر لے جاؤں گا یا مر جائے گا تو لے جاؤں گا فیصلہ آپ کے کرم پر ہے آپ کے در سے کوڑھی قلندر اور لا علاج مریض شفا پاتے ہیں آپ کے لئے یہ مشکل کام نہیں صرف توجہ اور نظر کرم کی دیر ہے پندرہ بیس دن ہی گزرے تھے کہ آپ کے کرم اور نظر کیمیا اثر سے ہوش وحواس درست ہونے لگے اور چالیس دن آستانے کے سائے رحمت میں رہا کہ میرا لڑکا مکمل طور پر باشعور ہوش مند ذی عقل ہو گیا اور اس کی طبیعت ٹھیک اور اسے صحت نصیب ہوگئی۔

مریض آئے شفا پائے فقیر آئے غنی جائے
تیرے دربار عالی کی یہ ادنیٰ شان ہے غازی

کوڑھ سے شفا

مولانا محمد وصی احمد علوی اور مولانا محمد ہاشم صاحبان کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا کہ ادریس علی بن صدیق علی ساکن پیر بتنی شریف تکیہ کا بیان ہے کہ شنکر پور کا ایک غیر مسلم شخص کوڑھ کا مریض تھا اس سے لوگ دور بھاگتے تھے اپنے قریب کھڑا کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے ڈاکٹروں سے علاج و معالجہ کرایا دیوی دیوتاؤں کے آگے سر جھکایا وہاں کی بھبھوت لگائی سادھوسنتوں کا آشرواد لیا لیکن کہیں سے بھلا نہ ہوا نہ امید کی کرن چمکی مرتا کیا نہ کرتا مجبور ہو کر حضرت میر عرب علیہ الرحمہ کے آستانہ پر آیا دن رات اپنی زبان میں فریاد کیا اور کہا میری نظر میں تم دیوتا اور بہت بڑے مہاراج ہو تم چاہو تو میں ٹھیک ہو جاؤں ورنہ دنیا اب تاریک ہے سارے آسرے ٹوٹ گئے جگہ جگہ کا پانی پی کر تھک گیا ہوں میرا کوئی مسیحا نہیں آخری امید آپ ہیں اگر یہاں سے بھی نامراد رہا تو پھر کہاں جاؤں گا سنتا ہوں بڑے سخی اور دیالو ہو کسی کو محروم نہیں پھیرتے شفا کی بھیک عطا کر دو چند مہینے وہیں ٹھہرا رہا ایک دن اچانک بدلی چھائی بادل گرجا بجلی چمکی سامنے سے ایک نقاب پوش گھوڑ سوار ظاہر ہوا اور مزار مقدس میں داخل ہو گیا اس نقاب پوش گھوڑ سوار کے جسم سے لگی ہوا مجھے لگی فوراً میرے اندر تبدیلی ظاہر ہوئی اور یہ مہلک اور موذی مرض ٹھیک ہونا شروع ہوا اور جلد ہی شفا مل گئی۔

کامیابی تو ملے گی اس کو ہر یک موڑ پر
جن کے دل میں ہے محبت سید سالار کی

کٹی زبان کی درستگی

مولانا محمد ہاشم مدرس امیر العلوم پیر بتنی ومولانا محمد وصی نے مجھ راقم کو بتایا کہ رمضان علی بن شفیع احمد ساکن پیر بتنی شریف نے بیان کیا اور اس واقعہ کو بہت لوگوں نے دیکھا ہے کہ سونپور سرسیا کے ایک غیر مسلم آستانۂ میر عرب پہ حاضر ہوا اور عرض کیا اے میر عرب علیہ الرحمہ آپ نظر کرم فرمائیں میری مراد پوری ہو جائے تو مسلسل پانچ جمعہ سلامی کے لئے آؤں گا اللہ تعالیٰ نے حضرت میر عرب کے کرم سے اس کی مراد پوری کردی وعدہ کے مطابق چار جمعہ حاضری دی پانچویں جمعہ کو بھکلہ ندی میں سیلاب آ گیا اور اس میں سے راستہ بند ہو گیا آنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا رفتہ رفتہ پانی کم ہو گیا لوگ آنے جانے لگے تو وہ پانچویں بار جمعہ کو حاضر ہوا اور وعدہ خلافی پہ نادم وشرمندہ ہو کر عرض کیا سرکار بھکلہ ندی کا پانی زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وعدہ پورا نہ ہوا معافی کا طلبگار ہوں پھر جیب سے چاقو نکالا اور کہا اسی زبان سے آنے کا وعدہ کیا تھا بات کٹ گئی تو زبان بھی کٹنی چاہیئے اور زبان کا اگلا حصہ کاٹ کر پھینک دیا خون کا فوارہ بہنے لگا سر چوکھٹ پر رکھا زبان کو اس پہ لگایا کہ خون بہنا بند ہو گیا اور طلسماتی طور پر زبان صحیح وسالم ہو گئی آستانۂ مبارک سے باہر آیا اور حضرت میر عرب کی زندہ کرامت کی شکل میں باتیں کرتے گھر چلا گیا۔

لبوں پہ اپنے سجائے ہوئے دعا رکھنا
ملے گی غیب سے امداد حوصلہ رکھنا

نلکی سے دودھ و پانی سے نجات

حضرت مولانا محمد ہاشم خان صاحب مدرس مدرسہ امیر العلوم پیر بتنی شریف نے
مجھ راقم سے بیان کیا کہ عطاء اللہ بن شوکت ساکن اکارنز دکانی بوجھی
ضلع شراوستی کا بیان ہے کہ میری طبیعت اچانک خراب ہوگئی علاج شروع ہوا آرام
ملنے کے بجائے تکلیف بڑھتی گئی اور سنگین اور خطرناک مرض بن گیا بہرائچ شریف
لکھنو اور کان پور وغیرہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج کیا جمع پونجی کے ساتھ
پانچ بیگھ کھیت بیچ کر لگا دیا پھر بھی ناکامی ہی ساتھ رہی لوگ عیادت میں آتے رہے کوئی
کسی ڈاکٹر کو دکھانے کی رائے دیتا تو کوئی کسی دوسرے کے یہاں جانے کا مشورہ دیتا
میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا کہ کس کی دوا کروں گاؤں کے منصرف صاحب نے کہا اب
کسی حکیم و ڈاکٹر کے یہاں مت جاؤ جہاں ڈاکٹری اور حکیمی فیل ہوتی ہے وہاں جاؤ وہی
لوگ تمہارا کام کر سکتے ہیں میں نے کہا بات مغز میں نہیں آئی کہاں جانے کو کہہ رہے ہو
انہوں نے کہا پیر بتنی شریف حضرت سید میر عرب کے آستانے پر جاؤ اور پڑاؤ ڈال دو
ضرور تم ایک دن ٹھیک ہو جاؤ گے وہاں نہ پیسے لگنا ہے نہ عام آدمی کی خوشامد کرنی ہے بس
اللہ اللہ کرو اور حضرت سید میر عرب سے شفا کی بھیک مانگو راہ خدا میں جان دینے والے
شہیدوں اور بزرگوں کی چوکھٹ شفا خانہ ہے در بدر بھٹکنے سے فائدہ نہیں مجھے نلکی پڑی تھی
اسی حالت میں چلا گیا اور چوکھٹ پکڑ کر عرض کیا ڈاکٹروں سے مایوس ہو کر آیا ہوں شفا
دے دو بے انتہا ٹھوکر کھا چکا ہوں اب سکون دے دو ایک مجبور و بیکس کی فریاد ہے نگاہ اٹھا

دو تمہارا کچھ نہیں جائے گا لیکن میرا بن جائے گا بگڑی بنانا آپ کا کام ہے آہستہ آہستہ آرام ملنا شروع ہوا تقریبا دو تین مہینے وہاں قیام کیا ایک رات خواب میں نورانی شکل وصورت والے سفید پوشاک میں ملبوس بزرگ کو دیکھا انہوں نے فرمایا نکال دے نلکی اور گھر چلا جا تو ٹھیک ہے میں گھر چلا گیا نلکی نکال دی اور منہ سے دودھ اور پانی پینے لگا اور بالکل ٹھیک ہو گیا۔

پولیو سے چھٹکارا

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب مدرس امیر العلوم پیر بتنی شریف نے مجھ سے راقم بیان کیا کہ مولانا سلیمان خاں بیگم پور نزد نواب گنج علی آباد ضلع بہرائچ شریف نے مجھ سے کہا کہ بچپن میں مجھے پولیوں کا مرض ہوا پیر سوکھنے لگا گھر والے کافی پریشان کہ اب کیا کیا جائے بچے کے پیر میں کمزوری اور ان میں کجی آگئی ٹھیک ہو گیا تو بہتر ورنہ اس کی زندگی برباد ہے کیسے چلنا پھرنا اور کھانا کمانا ہوگا کون مددگار اور پرسان حال ہوگا۔ دوا علاج شروع ہوا لیکن آرام نہ ملا گھر والوں نے حضرت میر عرب علیہ الرحمہ کے آستانے پر لے جانے کا ارادہ کیا مگر روزانہ لانا اور لے جانا باعث تشویش تھا اور مستقل ٹھہرنا بھی آسان نہ تھا بالآخر فیصلہ ہوا کہ صبح ایک آدمی لے جائے اور شام تک لے کر واپس آئے میرے اہل خانہ نے پابندی کے ساتھ صبح پہونچانا شام کو واپس لانا معمول بنالیا کتنا سخت موسم ہو ناغہ نہ ہونے دیا۔ جب میں پہونچتا تو مزار مقدس کی طرف دیکھتا رہتا اور من ہی من میں کہتا سرکار! میری زندگی کا سوال ہے آپ علاقے کے شہنشاہ و تاجدار ہیں اور میں آپ کے در کا ایک بھکاری عطا کرنا آپ کا کام ہے اور صدا لگانا میرا کام ہے بالآخر حضرت میر عرب علیہ الرحمہ کو رحم آہی گیا انقلابی طور پر میرے اندر تبدیلی شروع ہوئی پیر موٹے اور اس میں طاقت محسوس ہوئی تیسرا مہینہ گزرتے گزرتے پیروں کے بل چلنے کے لائق ہو گیا لیکن لانے لے جانے کا سلسلہ ختم نہ ہوا یہاں تک کہ پورا اثر ختم ہو گیا اور مرض سے مجھے مکمل شفا مل گئی۔

اے گردش دوراں تو آنا نہ ادھر ہرگز
یہ سارا ہے علاقہ سید امیر عرب کا

ناسور ختم

مولانا محمد ہاشم مدرس امیر العلوم پیر بتنی شریف نے مجھ راقم سے بیان کیا کہ چوری کوٹیا کی ایک لڑکی کے پیر میں زخم ہو گیا گھریلو ڈاکٹر سے دوالیا لیکن مندمل نہ ہوا اور گھٹنے کے بجائے بڑھتے بڑھتے ناسور بن گیا اچھے اچھے ڈاکٹروں کا علاج کیا شفا ان کے ہاتھوں سے مقدر نہ تھی شفا کہیں اور جگہ سے ہونا تھا آرام نہ ملا قسمت کا رونا رونے لگی مایوسی کا شکار ہو کر علاج کا ارادہ ترک کر دیا پھر سے قسمت نے انگڑائی لی اور روحانی طبیب کے یہاں جانے کا خیال آیا جہاں پہلے جانا تھا وہاں بعد میں جانے کو سوچا حضرت میر عرب علیہ الرحمہ سے لو لگائی آستانے پہ حاضری دی یہاں کے کنواں کا پانی پیا رو رو کر زندگی کی خیرات مانگی سخی دربار کا باب سخاوت کھل گیا منہ مانگی مراد ملنے کا وقت نزدیک آیا شہید راہ محبت کی رحمت متوجہ ہوئی عنایتوں کی بارش شروع ہوئی جتنی تیزی سے باب عقیدت کھٹکھٹایا اسی تیزی سے کامیابی ملنے لگی ارمانوں کی پژمردہ کلیاں شگفتہ ہوئیں مرجھایا چہرہ کھل اٹھا جسم میں تازگی اور نکھار آئی اور وہ لڑکی صحیح و سالم اور اس کے پیر کا ناسور ختم ہو گیا ۔۔

آستانہ پہ جو گیا بھر گئی جھولی اس کی
خالی لوٹا نہ کبھی مانگنے والا تیرا

آسیب سے نجات

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب کا بیان ہے کہ ایک سات آٹھ سال کی لڑکی ساکن کنڈا بھگوان پور ضلع شراوستی آسیب زدہ تھی اور آسیب کی حاضری کے وقت جھومتی کھیلتی اور فضول بکواس کرتی تھی لوگ دیکھ کر اش اش کرتے گنڈا تعویذ کا دور شروع ہوا گھر والے کبھی کسی مولوی کے پاس جاتے تو کبھی کسی تعویزی باباؤں کے پاس جاتے خوب تعویز و گنڈا باندھا گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آسیب اور ضد پہ آیا اور اس کا ستانا و تکلیف پہونچانا بڑھ گیا لڑکی کی حالت قابل رحم تھی ظالم بھی چھوٹی بچیوں پر رحم کر دیتا ہے مگر وہ آسیب ظالم ہی نہیں جلاد صفت تھا اس کو کچھ ترس نہیں آیا سارے ہتھکنڈے فیل ہو گئے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی تعویز و گنڈوں سے آسیب ٹس سے مس نہ ہوا آسیب حاضر ہو کر کبھی بیان بازی کرتا تو کبھی ڈراتا دھمکاتا اور سخت وسست باتیں کرتا کبھی مار ڈالنے کی دھمکی تو کبھی دیکھ لینے کی بات کرتا اہل خانہ اندر سے ٹوٹ چکے تھے لیکن بچی کی محبت نے انہیں نراس نہ ہونے دیا۔ اب حضرت سید امیر عرب شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رخ کیا جنون کی حد تک آستانے پر حاضری دلانا شروع کیا تو پہلی جیسی نہ اس کی ڈینگ نہ واہیات باتیں بالکل خاموش تماشائی بن گیا ساری ہیکڑی بھول گئی حضرت سید امیر عرب علیہ الرحمہ کی نگاہ غضب پڑتے ہی چلا اٹھا سرکار چھوڑ دیجئے بچا لیجئے دوبارہ نہیں آؤں گا آپ بڑے ہم چھوٹے ہیں چھوٹوں پر شفقت اسلام اور مسلمانوں کی شان ہے آپ اسلام کے لئے گردن کٹانے

والے ہیں آپ ہمیں مار اور جلا کے کیا پائیں گے اگر چھوڑ دو گے تو میں احسان مند رہوں گا اگر نہیں چھوڑو گے تو جو چاہو کرو سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں آپ سے لڑنے کی سکت نہیں لیکن کریم سے کرم کی ہی امید ہے گڑگڑاتا معذرت کرتا لڑکی سے دور ہو گیا اور لڑکی حضرت امیر عرب کے آستانے سے شفایاب ہو گئی ۔۔

بگڑا ہوا مقدر بن جائے گا اے اختؔر
پڑھتے رہو بس نغمہ سید امیر عرب کا

منقبت در شان حضرت سید امیر حسن عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نتیجۂ فکر شاعر اسلام حضرت حافظ اختر خاں نوری رسیاوی

حضور امیر عرب مرتبہ اعلیٰ تیرا
شان عالی ہے تیری جلوہ نرالا تیرا

آستاں پہ جو گیا بھر گئی جھولی اس کی
خالی لوٹا نہ کبھی مانگنے والا تیرا

بھیڑ رہتی ہے صدا عاشقوں کی در پہ تیرے
رحمت و نور میں دربار ہے ڈھالا تیرا

قریب آئی نہیں اس کے کوئی بیماری
جس کو بھی ملتا ہے ایک قطرہ غسالا تیرا

فدائے غازی ہو اور نام ہے امیر عرب
اندھیرا غم کا مٹاتا ہے اجالا تیرا

صاف وشفاف تو ہو جاتا ہے آنے والا
ابر ساون کی طرح برسے ہے جھالا تیرا

اپنے دیوانوں میں کر لیجئے قبول اسے
یہ بھی اختر ہے شہا چاہنے والا تیرا

منقبت درشان سید امیر حسن عرب علیہ الرحمہ

نتیجۂ فکر شاعر اسلام حضرت حافظ اختر خان نوری رسیادی

ہوتا ہے ہر سو چرچا سید امیر عرب کا
پڑھتے ہیں سبھی خطبہ سید امیر عرب کا

باغ علی کے گل ہو خوشبو ہو مصطفیٰ کے
غازی میاں سے رشتہ سید امیر عرب کا

غازی کے ہیں دیوانے دنیا ہے ان کی عاشق
ہے ہر زباں پرنعرہ سید امیر عرب کا

اے گردش دوراں تو آنا ادھر نہ ہرگز
یہ سارا ہے علاقہ سید امیر عرب کا

اے غم کے مارو آ ؤ جھولی کو اپنی بھرلو
کیا بٹ رہا ہے صدقہ سید امیر عرب کا

گھر میں تمہارے ہوگی فضل خدا کی بارش
لکھ کر لگالو طغرا سید امیر عرب کا

راہ خدا میں سر کو ہنس کر کٹا یا تم نے
پیارا ہے کارنامہ سید امیر عرب کا

راضی خدا ہے ان سے راضی خدا سے یہ ہیں
کیا سمجھے کوئی رتبہ سید امیر عرب کا

اللہ ہے محافظ سرکار کا کرم ہے
جھنڈا نہ جھک سکے گا سیدا میر عرب کا

اپنا ہو یا بیگانہ ملتا ہے فیض سب کو
بہتا صدا ہے دریا سیدامیر عرب کا

میدان حشر میں جب ہوگی بلا کی گرمی
کام آے گا پھر سایہ سیدامیر عرب کا

بگڑا ہوا مقدر بن جلے گا اے اختؔر
پڑھتے رہو بس نغمہ سید امیر عرب کا

منقبت

از سفیان رضا مدرسہ امیر العلوم پیر بتنی شریف

ہے کتنا روضہ سہانا تیرا امیر حسن
ہر ایک فرد دیوانہ تیرا امیر حسن

مٹانے والے تو آئے تھے مٹ گئے لیکن
ہے بجتا آج بھی ڈنکا تیرا امیر حسن

نبی کے دین کی خاطر کٹادیا گردن
ہے کتنا اعلیٰ بھروسہ تیرا امیر حسن

خدا کے چاہنے والے نبی کے تم پیارے
ہے کتنا اچھا سلیقہ تیرا امیر حسن

صفحہ ۱۲ کا بقیہ حاشیہ

مدرسہ اپلیٹہ گجرات سے ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ میں محمد سید احمد عثمانی نے تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان از ہری قادری علیہ الرحمہ کی خدمت میں استفتاء پیش کیا جس میں سوال نمبر ۴ یہ ہے علوی جعفری، عباسی سادات میں سے ہیں کہ نہیں تو ۲۲ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ کو آبروئے خاندان رضویت حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ فی الحقیقت علوی جعفری عباسی بھی سادات میں سے ہیں۔ کہ وہ اہل بیت اطہار سے ہیں اور پہلے زمانے میں شریف کا لفظ ان تمام لوگوں پر بولا جاتا تھا۔ بعد میں جب مصر پہ فاطمی حکومت کا قبضہ ہوا تو یہ لفظ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کی اولاد کے ساتھ خاص ہو گیا یہ عرف اب تک جاری ہے اسی لئے ہندوستان میں بھی سید سے اولاد فاطمہ مراد لیتے ہیں۔ مگر تخصیص عرفی ہے جس کے سبب علوی وغیرہ سید ہونے سے نہ نکلیں گے فتاویٰ حدیثیہ میں ہے۔ واعلم ان اسم الشریف کان یطلق علی من کان من اهل البیت ولو عباسیا اوعقیلیاو منه قول المورخین الشریف العباسی الشریف الزینبی فلما ولی الفاطمیون قصر وااسم الشریف علیٰ ذریة الحسن والحسین واستمر ذٰلك الی الآن۔

نغمات اختر المعروف سفینہ بخشش میں تاج الشریعہ حضرت مفتی اختر رضا خان از ہری علیہ الرحمۃ نے حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کی شان میں منقبت تحریر فرمائی ہے اس کے اوپر حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کے اسم گرامی کے ساتھ سید تحریر کیا ہے۔

حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب علیہ الرحمہ ناگپوری ایک سوال کے جواب

میں تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو خاندانی اور نسبی قرابت ہے اس اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نسبی سید ہیں اور جس نے انکار کیا تھا وہ اس سیادت سے جو اولا د رسول کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے واسطے سے حاصل ہے۔

اس مذکور بالا اقتباس سے حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ تعالی عنہ کا نسبی سید ہونا ثابت ہو گیا اور باپ کے سید ہونے پر اس کی اولاد کا سید ہونا ظاہر و باہر اور اظہر من الشمس ہے۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی اپنی تقریر میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سید ہیں اور ان کی ساری اولادیں سید ہیں تاجدار اہلسنت سرکار مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفے رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ کا شجرۂ مبارکہ دیکھئے جہاں درود کے کلمات ہیں وہاں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیئے السید الکریم کا لفظ استعمال ہوا ہے اس شجرۂ مبارکہ میں سادات کرام کے لیئے السید الکریم اور غیر سید کے لیئے الشیخ کا لفظ استعمال کیا گیا اگر سرکار مفتی اعظم ہند کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سید نہ ہوتے تو ان کے لیئے السید الکریم کا لفظ استعمال نہ فرماتے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کا سید ہونا انکی تمام اولادوں کے سید ہونے پر دلیل ہے لہٰذا حضرت محمد بن حنفیہ سید حضرت عباس علمدار سید اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی دوسری اولادیں بھی سید ہیں اور حضرت محمد بن حنفیہ کے سید ہونے کی وجہ سے حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کا سید ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ نسب باپ سے چلتا ہے۔

محمد شبیر احمد علوی

مؤلّف کی یادگاریں

نہ ہو مایوس اے چمن ملت بیضاء　زندہ ہیں تو سینچیں گے تجھے خون جگر سے

(۱) دار العُلوم شُعیبُ الاولیاء کٹلیا چوراہا

یہ دار العلوم ۲۶ جولائی ۲۰۰۳ء کو بروز بدھ قائم کیا گیا اور تقریبا ایک سال کے بعد اس میں تعلیم کا آغاز ہوا کہنہ مشق اور محنتی اساتذہ کی تعلیم و تربیت اور اچھے انتظام وانصرام کی وجہ سے طالبان علوم نبویہ کی بھیڑ اکٹھا ہوگئی اور کم مدت میں دار العلوم علوم وفنون کا گہوارہ و مرکز بن گیا اس میں حفظ و قرأۃ و درس نظامیہ و ناظرہ قرآن پاک ہندی انگریزی حساب وغیرہ کی تعلیم ہو رہی ہے، داخلہ کے خواہش مند طلباء رمضان المبارک سے ۱۰ شول المکرّم تک رابطہ کریں۔

(۲) جامعہ عائشۃ الصدّیقہ (نسواں کالج)

جامعہ عائشۃ الصدیقہ کا قیام ۴ مئی ۲۰۱۸ء کو عمل میں آیا اور ستمبر ۲۰۲۱ء سے اس میں تعلیم کی ابتداء ہوئی۔ پردہ نشیں باصلاحیت اور محنت کش معلمات اسلامی شہزادیوں کی تعلیم و تربیت میں روز و شب مصروف اور اسلامی طریقے پر اخلاق و کردار سازی میں منہمک ہیں اپنی بچیوں کی دینی و عصری تعلیم و تربیت کے لئے جامعہ میں داخلہ کرائیں اور ایک بہترین باپ ہونے کا فریضہ ادا کریں۔

عُبَیدِ غَوثؒ وخَواجہ، رَضَاؔ وَکُل اَولِیَآء
مُحَمَّدْ جَمَالُ الدِّیْنْ خَانْ قَادِرِیْ رَضَوِیْ
ضِلَعْ بَہرَائِچ شَرِیْف یُوْ. پِی. اَلہِنْدْ
مُوْبَائِل نَمبَر : ← 7860520899